درس حدیث

بیت المال سے دینے کا حکم

مولانا محمد منشاء کاشف

عن انس امشی مع رسول اللہ ﷺ و علیہ برد نجرانی غلیظ الحاشیۃ ادرکہ اعرابی فجذبہ بردائہ جذبۃ شدیدۃ فنظرت الی فحۃ عنق رسول اللہ ﷺ و قد اثربھا حاشیۃ الرداء من شدۃ جذبتہ ثم قال یا محمد مرلی من مال اللہ الذی عندک فالتفت الیہ فضحک ثم امرلہ بعطاء۔ (ترغیب و ترہیب بحوالہ بخاری و مسلم)

M ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا نبی ﷺ موٹے کنارہ کی نجران کی بنی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ راستے میں ایک بدو ملا اس نے آپؐ کی چادر کو پکڑ کر زور سے کھینچا جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی گردن پر نشان پڑ گیا۔ اس نے کہا اے محمدؐ مجھے بیت المال سے کچھ دلوایئے (اس کے زور سے کھینچنے پر آپؐ نے برا نہیں مانا) آپ مسکرائے اور اس کو بیت المال سے دیئے جانے کا حکم دیا۔

اس حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے ایک آدمی حضور اکرم ﷺ کی چادر کو پکڑ کر زور سے کھینچی اور کہا کہ مجھے بیت المال سے کچھ چاہئے چادر کو کھینچنے سے محبوب کبریا ﷺ کی گردن میں نشان پڑنے سے تکلیف بھی ضرور ہوئی ہو گی۔ مگر آپؐ کے اخلاق حسنہ کا یہ عالم ہے کہ اس شخص کو کچھ نہیں کہا بلکہ آپ نے مسکراتے ہوئے حکم دیا اس آدمی کو بیت المال سے کچھ دے دیں۔ آج کسی بیت المال کی انتظامیہ کو کہیں یہ آدمی غریب اور پریشان اور مقروض ہے اور اس کے گھر میں کھانے کیلئے کچھ نہیں تو بیت المال کی انتظامیہ اس آدمی کی طرف پہلے بہت غصے سے دیکھیں گے اگر وہ اپنی مجبوری ظاہر کرے پھر کہیں گے ایک درخواست لکھیں اور اس پر گواہی کے لئے دستخط کروانے کے

لئے کوئی آدمی لے کر آئیں دستخط اور نام و پتہ لکھ کر پوچھیں گے کتنا قرضہ دینا ہے اور جتنا قرضہ دینا ہے ان کے نام لکھوائیں اور کتنا کتنا دینا ہو گا۔ ہم اس کی تصدیق کے لئے دو آدمیوں کو بھیجا جائے گا۔ مقروض آدمی قرضہ لینے والوں کے گھر دکھائیں تاکہ ہم ان سے پوچھیں گے مقروض آدمی نے ان دو آدمیوں کو تمام کے گھر دکھائے اور تصدیق کی محلے کے لوگ مقروض آدمی کو پوچھتے ہیں یہ دو آدمی کس بات کی تصدیق کرتے پھرتے ہیں۔ مقروض آدمی شرمندگی سے بتانے سے گریز بھی کرتا ہے۔ بعض کو مجبوری سے بتا بھی دیتا ہے۔ اس پریشان آدمی کو مزید ذلیل و خوار کیا جا رہا ہے جو کہ انتظامیہ بیت المال کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں اگر اسی طرح کسی غریب آدمی کی عزت کو رسوا کیا جاتا ہے کیا یہ لوگ اللہ تعالی سے اجر لینے کے مستحق ہیں۔ ہرگز نہیں ایسے لوگوں کو ضرور اللہ تعالی قیامت کے دن رسوا کر کے جہنم میں ڈالے گا۔ ریا کاری کرنے سے عمل ضائع ہو گا۔ اسی طرح کے لوگوں کا عمل صدقہ خیرات کوئی قبول نہیں ہو گا۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

یا ایھا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقتکم بالمن والاذی کالذی ینفق ماله رئاء الناس ولا یومن بالله والیوم الآخر فمثله کمثل صفوان علیه تراب فاصابه وابل فترکه صلدا ..... الخ۔

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح احسان جتانے سے اور دکھ پہنچانے سے ضائع نہ کرو جو اپنا مال و دولت لوگوں کے دکھاوے کے واسطے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اور نہ یوم آخرت پر اعتقاد رکھتا ہے۔ سو اس شخص کی مثال ایسی ہے کہ ایک چٹان ہو جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو پھر اس پر زور کی بارش ہو تو ایک چٹان کی چٹان رہ جائے۔ اسی طرح انہیں اس عمل کا کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور اللہ تعالی ناشکری کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (البقرہ آیت ۲۶۴)

اور حدیث میں ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ تعالی اس کو بہشت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے اللہ تعالی اس کو مہر کی ہوئی شراب میں سے پلائے گا۔

(ابوداؤد' ترمذی بحوالہ مشکوۃ)

بنی اسرائیل کی خیرات کا واقعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں آج رات کو کچھ خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ مال لے کر چلا اور اندھیرے میں ایک چور کو دے آیا جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات چور کو خیرات دی گئی۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: اللھم لک الحمد علی سارق لا تصدقن بصدقۃ۔ اے اللہ تیری تعریف ہے چور کو صدقہ دینے پر۔ اس کے بعد اس نے کہا آج (رات کو) میں پھر خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ مال لے کر نکلا اور ایک زانی عورت کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات زانی عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے یہ سن کر کہا: اللھم لک الحمد علی زانیۃ لا تصدقن بصدقۃ۔ اے اللہ تیری ہی تعریف ہے زانی عورت کو صدقہ دینے پر اس کے بعد اس نے کہا آج (رات کو) میں پھر خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ مال لے کر نکلا اور ایک خوش حال شخص کے ہاتھ میں دے آیا جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کو غنی کو صدقہ دیا گیا اس شخص نے سنا تو کہا اے اللہ تیری ہی تعریف ہے چور کو صدقہ دینے پر زانی کو صدقہ دینے پر اور غنی کو صدقہ دینے پر پھر اس کو خواب دکھایا اور کہا گیا کہ تیرے تمام صدقات قبول ہوئے جو صدقہ تو نے چور کو دیا ممکن ہے وہ اس کو چوری سے باز رکھے اور جو صدقہ تو نے زانی عورت کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کو زنا سے باز رکھے اور جو

صدقہ تو نے غنی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کے لئے موجب نصیحت و عبرت ہو اور جو کچھ خدا نے اس کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرے۔
(بخاری و مسلم بحوالہ مشکوۃ)

اور بخاری میں ہے قیامت کے دن ان کو سایہ نصیب ہو گا جو کوئی خرچ راہ للہ پوشیدہ کرتا ہے کسی اور کوئی علم نہیں ہوتا مذکورہ بالا حوالہ جات سے بات ثابت ہے جو کوئی بیت المال میں سے یا کوئی کسی کی مدد کرتا وہ دینے والا مشہور کرتا اور لوگوں کے سامنے دکھا کر دیتا ہے ایسا عمل ریاکاری کرنے سے عمل ضائع ہو جاتا ہے بلکہ ایسا کرنے والا مشرک ہے آج کل جو صورت حال بیت المال میں سے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہے۔

حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک بدوی شخص کو نہیں کہا کہ جاؤ درخواست لکھوا کر اپنے دستخط کرکے بیت المال کی انتظامیہ کو دیں وہ منظور کریں گے تو پھر کچھ دیا جائے گا۔ جو لوگ حساب و کتاب کرکے یعنی گنتی کرکے لوگوں کی خدمت مدد کرتے ہیں ان کو گنتی کرکے ہی نیکیاں ملے گی۔ اگرچہ نیت میں خلوص ہو تو جو لوگ غریب مسکین کو رسوا کرکے تعاون کرتے ہیں۔ ان کی کوئی نیکی قبول نہیں اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن و حدیث کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطائے فرمائے۔ (آمین)

بقیہ فضائل نماز پنجگانہ

کرنے لگتی ہے۔ اللہ اللہ' یہ کتنا بڑا شرف ہے' کتنا بڑا مقام ہے' قرب الٰہی کی انتہاء ہے۔ اللھم اجعلنا منھم